بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
Regd. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فی پرچہ ۲ آنہ

یوم: چہار شنبہ ★ ۲۵ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۱۸ ہجرت ۱۳۳۴ھش ★ ۱۸ مئی سنہ ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۱۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی صحت نسبتاً بہتر ہے"

ربوہ ۱۶ رمئی۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ زیورچ سے ۱۵ رمئی کو رات کے ساڑھے دس بجے تار دیتے ہیں کہ:۔

" اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت نسبتاً بہتر ہے۔ آج مبلغ جرمنی چوہدری عبداللطیف صاحب جرمنی سے اور مشرقی افریقہ کے نومسلم مسٹر لاسن لنڈن سے حضور ایدہ اللہ کی زیارت کے لئے یہاں آئے۔ حضور ایدہ اللہ نے مہمانوں کے ساتھ چائے نوش فرمائی اور مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کی راہ میں جو روکاوٹیں حائل ہیں۔ انہیں دور کرنے اور تبلیغ اسلام کو کامیاب بنانے کے بارے میں تبادلۂ خیالات فرمایا۔ مشتاق احمد باجوہ"
(پرائیویٹ سیکرٹری)

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلبا کی طرف سے

مبلغ امریکہ چوہدری غلام یٰسین صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

ربوہ ۱۶ رمئی۔ آج شام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلبا کی طرف سے مبلغ امریکہ مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک استقبالیہ دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں اساتذہ اور طلبہ کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور بعض دیگر حضرات بھی شریک ہوئے۔ مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب جو امریکہ میں نو سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں پاکستان واپس تشریف لائے ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہی ایک پرانے طالب علم ہیں ـــــ دعوتِ طعام کے بعد استقبالیہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو سکول کے طالب علم فضل الرحمٰن صاحب نے کی۔ بعدہٗ سٹاف سیکرٹری خواجہ منظور احمد صاحب نے اساتذہ اور طلبہ کی طرف سے مبلغ امریکہ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں انہوں نے چوہدری صاحب موصوف کو خدمت اسلام کی توفیق ملنے پر مبارکباد دیتے ہوئے دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ سکول کے موجودہ طلبہ کو بھی چوہدری صاحب موصوف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ تا جس طرح چوہدری صاحب نے اس سکول کی گود میں تربیت پا کر اسلام کے لئے زندگی وقف کرنے کا قابل رشک نمونہ دکھایا۔ اسی طرح یہ سکول آئندہ بھی احمدیت کی تاریخ میں ایسے مجاہدین کا اضافہ کر کے اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھ سکے ـــــ مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب نے مختصر سی تقریر میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلق کا اظہار کرتے ہوئے استقبالیہ تقریب کے انعقاد پر اپنے اساتذہ کرام کا شکریہ ادا فرمایا۔ نیز آپ نے امریکہ میں تبلیغ اسلام کے حالات بیان کرتے ہوئے کہا مغربی ممالک میں آہستہ آہستہ اب یہ رو چل رہی ہے کہ دنیوی اموال کی فراوانی بالآخر انسان کے لئے کسی کام نہیں آ سکتی۔ دنیوی زندگی کی مادی آسائشوں میں استغراق سے ایک گونہ نفرت کا یہ جذبہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی راہ میں ایک نیک فال ہے۔ جس کے انشاء اللہ تعالیٰ قریب مستقبل میں نہایت خوشکن نتائج ظاہر ہوں گے

آخر میں سکول کے قائمقام ہیڈ ماسٹر جناب محمد ابراہیم صاحب نے چوہدری صاحب موصوف کی تشریف آوری پر ان کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کا اور تمام دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ جس کے بعد یہ مبارک تقریب اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی جو مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ نے کرائی۔

سرحدی حادثوں کی کمیٹی نے متفقہ رپورٹ تیار کر لی

یہ رپورٹ پاکستان اور ہندوستان کے وزراء داخلہ کو آج پیش کی جائے گی

نئی دہلی۔ پاکستان اور ہندوستان کے وزراء داخلہ نے سرحدی جھگڑوں کی روک تھام کے لئے جو خاص کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے اپنی متفقہ رپورٹ تیار کر لی ہے۔ کمیٹی نے کل سرحدی حادثوں کی روک تھام کے مسئلے پر چار گھنٹے تک غور کیا اور اس کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا۔ کمیٹی اپنی یہ متفقہ رپورٹ آج دونوں ملکوں کے وزراء داخلہ کو پیش کر دے گی ـــــ اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے کہ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی اور ہندوستان کے وزیر اعظم مسٹر نہرو مسئلہ کشمیر کے بارے میں آج پھر بات چیت کریں گے کل مسٹر نہرو نے مسٹر محمد علی کے اعزاز میں ایک دعوت دی۔ جس میں بھارت کے مرکزی وزراء اور دوسرے سربرآوردہ حضرات شریک ہوئے

جائدادوں کی رجسٹریشن کا کام شروع ہو گیا

کراچی ۱۷ رمئی۔ مہاجرین جو شہری غیر منقولہ جائدادیں ہندوستان میں چھوڑ آئے ہیں ہمارے پاکستان میں ان کا اندراج شروع ہو گیا ہے کل کراچی میں سینکڑوں مہاجرین نے ۳۳

۳۳ اپنے مطالبات درج کرائے۔ یہ مطالبات ۳۱ راگست تک وصول کئے جائیں گے۔ اندراج کے فارم عوام براہ راست خود حاصل کر سکتے ہیں۔

لڑکیوں کے مڈل امتحان میں نصرت گرلز سکول ربوہ کی طالبہ اول رہی

ربوہ ۱۷ رمئی۔ محکمہ تعلیم پنجاب کی طرف سے لڑکیوں کے مڈل سکولوں کا جو امتحان فروری ۱۹۵۵ء میں ہوا تھا۔ اس کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی طالبہ صابرہ پروین جن کا رول نمبر ۲۳۴ ہے۔ پنجاب بھر میں اول آئی ہیں۔ یہ وکیل اعلیٰ محترم حافظ عبدالسلام صاحب کی صاحبزادی ہیں۔ انہوں نے ۷۵۰ نمبروں میں سے ۶۱۵ نمبر حاصل کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

اس امتحان میں کل ۷۹۴۱ طالبات شریک ہوئی تھیں۔ جن میں سے ۷۲۹۶ طالبات پاس ہوئی ہیں۔

★ پیرس ۱۷ رمئی۔ ایک فرانسیسی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق شمالی افریقہ میں قوم پرستوں کی سرگرمیوں کے پھر زور پکڑ جانے کے باعث گذشتہ دو ماہ میں ۲۵ آدمی ہلاک اور سولہ زخمی ہوئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۷ رمئی۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ زیورچ سے ۱۶ رمئی کو رات کے سوا دس بجے تار دیتے ہیں کہ:۔

"آج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے گلے، ناک اور آنکھوں کا معائنہ کیا گیا حضور کی طبیعت پہلے جیسی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ مشتاق احمد باجوہ"
(پرائیویٹ سیکرٹری)

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۵۵ء

گئو رکشا

گاندھی جی کی مشہور معتقدہ "میرا بہن" نے فرمایا ہے۔

"گئو رکشا کی کوشش قانون سازی کے ذریعہ سے کرنا باپو کے مقاصد کی بالکل غلط ترجمانی کرنا ہے۔ اول سے آخر تک گاندھی جی نے قانون کے ذریعہ گئو رکشا کی پُرزور مخالفت کی۔ گاندھی جی نے بے شک یہ کہا کہ گئو رکشا ہندو دھرم کی مرکزی حقیقت ہے۔ لیکن وہیں اس کے ساتھ انہوں نے کہا تھا کہ

مسلمان دعوے کرتے ہیں کہ اسلام انہیں گاؤ کشی کی اجازت دیتا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو جبراً گاؤ رکشا پر آمادہ کرنا گویا انہیں جبراً ہندو بنانا ہے۔ میری رائے میں آزاد ہندوستان یا سوراج میں بھی مسلم اقلیت کو قانوناً انسداد گاؤ کشی پر مجبور کرنا نامناسب اور احمقانہ بات ہوگی۔ (ینگ انڈیا ۲ جنوری ۱۹۲۵ء)

اور یہ بھی کہا تھا کہ

"قانون کے ذریعہ انسداد گاؤ کشی کبھی نہیں ہو سکتی" (ہریجن ۱۵ ستمبر ۱۹۴۶ء)

اور یہ بھی کہا تھا کہ

ناطق اور گویا ہندوؤں کا ایک بڑا طبقہ اس وہم میں مبتلا ہے کہ یونین کے مالک وہ ہیں۔ اس لئے وہ اپنے عقائد غیر ہندوؤں سے بھی زبردستی منوا سکتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ جذبات کی لہر ملک میں دوڑ گئی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ قانون کے ذریعہ یونین میں گاؤ کشی کا انسداد کیا جائے۔ یہ بالکل ظاہر ہے کہ اپنے مذہبی رواج کو ان لوگوں پر مسلط کرنا جو اسے نہیں مانتے۔ قطعاً غلط ہے۔ (ہریجن ۳۱ اگست ۱۹۴۷ء)

گاندھی جی گئو رکشا کے معنے یہ سمجھتے تھے کہ گائے کی بہترین نسل ہندوستان میں پیدا کی جائے۔ اور ہندوستانی گائیں اور ان کی نسل ایسی ہو جس پر دنیا فخر کرے۔ اور اس طور پر ایک ایسی صورت حال پیدا ہو جائے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ گاؤ کشی بند ہو جائے۔ لیکن قانون کے ذریعہ سے ایک ہندو عقیدہ کو منوانا گاندھی جی کے نزدیک جبراً شدھی کرنا تھا۔" (صدق جدید ۶ مئی ۱۹۵۵ء)

گاندھی جی نے گئو رکشا کے متعلق جو کچھ کہا ہے وہ عین اسلامی روح کے مطابق ہے۔ قرآن کریم میں ہر شخص کو اپنا دین اختیار کرنے اور اپنے دین کے احکام کے مطابق عمل کرنے کی بے حد تاکید فرمائی گئی ہے۔ یہ درست ہے کہ "گئو رکشا" ہنود کے نزدیک ایک نہایت ضروری اصول ہے۔ اور جب تک کوئی شخص اس اصول کو صحیح تسلیم کرتا ہے۔ اسے اس کی پابندی لازمی ہے۔ لیکن دوسروں پر جو اسے صحیح نہیں مانتے۔ جبراً ٹھونسنا اور انہیں مجبور کرنا کہ وہ بھی اس کی پابندی کریں۔ عدل و انصاف اور امن کے اصول کے خلاف ہے۔ اور کوئی ایسا قانون بنانا خواہ حکومت سیکولر حکومت نہ بھی ہو حکومت کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ جو یہ ہے کہ حکومت اپنی رعایا کو دین کے بارے میں کسی امر پر مجبور نہ کرے یہ اصول دراصل اسلام ہی نے دنیا میں وضاحت سے اور غیر مبہم الفاظ میں پیش کیا ہے۔ اور آج مہذب دنیا کے ماہرین جو حکومت کے اصولوں پر غور و فکر کرتے ہیں اسی نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ اور سیکولر حکومت انہیں اصولوں کے مطابق حکومت کا نام ہے۔

گئو رکشا کے ضمن میں ایک امر اور بھی قابل ذکر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بھارت کے بعض علاقوں میں مسلمانوں نے ازخود ذبیحہ گاؤ کو ترک کر دیا ہے۔ جہاں تک اپنے ہمسایوں کی دلآزاری نہ کرنے کا سوال ہے۔ مسلمانوں کا یہ فعل مستحسن ہے۔ اور اگر اس طرح مسلمان گائے کا گوشت کھانا ہی ترک کر دیتے ہیں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن ایسا اگر اس وجہ سے کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کو ڈر ہے کہ اگر انہوں نے کیا تو ہندو ان پر حملہ کر دیں گے۔ اور ہندو حکام انہیں تنگ کریں گے۔ تو حکومت اور ہندوؤں کے لئے یہ کسی طرح قابل فخریات نہیں ہے۔ یہ بھی ایسا ہی جبر ہے جیسا کہ قانونی جبر جس کے متعلق گاندھی جی کی رائے اوپر درج کی جا چکی ہے۔

ربوہ میں چند ساعتیں

ہفت روزہ "الاعتصام" میں "ربوہ میں چند ساعتیں" کے زیر عنوان ایک روئداد شائع ہوئی ہے۔ جس کے لکھنے والے کوئی صاحب "راقم الحروف" ہیں۔ خیر "راقم الحروف" شروع میں فرماتے ہیں۔

"رمضان میں "مرزائیت" اور اس کے متعلقات کا ذکر اگر نواقض روزہ میں سے نہ ہو۔ تو آج کی صحبت میں ہم آپ کو ربوہ کی سیر کرائیں۔"

"راقم الحروف" کو رمضان کی پڑی ہے۔ حالانکہ "احمدیت" کو "مرزائیت" لکھنے کے ساتھ ہی جو قرآن کریم کے رو سے تنابز بالالقاب ہے وہ اپنے ایمان سے بھی۔ اگر کوئی تھا، ہاتھ دھو بیٹھے ہیں مگر اس سیاسی دور میں "اسلام کا نعرہ ہی ایمان کا قائم مقام ہے۔ چنانچہ اگر "راقم الحروف" کے پاس اس وقت یہ شے ہوتی۔ تو وہ اس طرح خامہ فرسائی نہ فرماتے۔

"ربوہ کے بارہ میں ہمارے عام تاثرات یہ ہیں کہ وہاں کوئی زندگی نہیں کوئی چہل پہل نہیں چہل پہل سے مراد وہ رونق اور ہنگامہ آرائی نہیں جو بڑے بڑے شہروں میں عموماً ہوا کرتی ہے۔ بلکہ اس سے مقصود دینی و روحانی زندگی کا دلکش اظہار ہے۔ ربوہ چونکہ مرزا صاحب کے دینی فدائیوں کا نیا مسکن ہے۔ اس لئے وہاں جس چیز کو نظریں دیکھنا چاہتی تھیں وہ یہ تھی کہ

مسجدیں آباد ہوں گی لوگوں کی چھوٹی بڑی ٹولیاں تلاوت قرآن کریم میں معروف ہونگی کہیں لوگ رکوع و سجود کے جبینوں کو سجا رہے ہوں گے۔ کہیں حدیث و فقہ کے نکات بیان ہو رہے ہوں گے۔ کہیں دین کے اہم مسائل پر غور و فکر کی محفلیں منعقد ہوں گی لیکن وہاں جا کر قطعی مایوسی ہوئی۔ وہاں کی مسجدیں بے آباد اور وہاں کے لوگ دین کی روح سے بے بہرہ ہیں۔ اور یہ پوری بستی ایک ویرانہ ہے۔

چونکہ ملازمتوں سے سبکدوش حضرات ملک کے کونے کونے سے سمٹ سمٹا کر وہاں پہنچ گئے ہیں۔ اس لئے بجا طور پر یہ توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ مذہبی زندگی کے اعتبار سے وہاں خوب گہما گہمی ہوگی۔ اور دینی خد و خال ان میں نمایاں ہوں گے۔

مگر وہاں جا کر معلوم ہوا کہ یہ حضرات تو گویا ان چیزوں سے آشنا ہی نہیں اور جانتے ہی نہیں کہ ذوق عبادت کیا ہے؟ تلاوت قرآن حکیم کیا ہے؟ دین کے علمی برکات سے بہرہ مندی کس کو کہتے ہیں؟

اگر ان کی مذہبی سرگرمیوں کا محور صرف لٹریچر ہی تک محدود ہے۔ اور صفحہ قرطاس سے آگے کہیں دین کا مظاہرہ نہیں ہوتا تو یہ بتائیں کہ

کاغذی ناؤ کشتی دور تک ان کا ساتھ دے سکے گی۔ اور اس میں بیٹھ کر یہ کب تک فریب نفس میں مبتلا رہیں گے؟"

(الاعتصام ۱۳ مئی ۱۹۵۵ء)

اگر کوئی سچا عابد و زاہد اس سکوت کو دیکھتا، جو ربوہ میں اس پارٹی کو نظر آیا۔ تو یقیناً اس کا تاثر مختلف ہوتا۔ وہ اس مقدس فضا میں سانس لیتا روحانی احتظاظ محسوس کرتا۔ مگر

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

چار بجے یہ پارٹی لائل پور سے روانہ ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہاں پانچ بجے پہنچی ہوگی۔ اور روا روی میں واپس بھی چلی گئی۔ نہ کسی سے ملاقات ہوئی۔ اور نہ کوئی تحقیقات فرمائی۔ اس لئے "راقم الحروف" اور پارٹی نے جو نتائج نکالے ہیں۔ انہیں ان کی خوش فہمی اپج نہ سمجھا جائے تو کیا ہے۔

"راقم الحروف" کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ یہاں باقاعدہ دینی تعلیم اور علمی مذاکرات کے لئے نہ صرف جگہیں مقرر ہیں بلکہ اوقات بھی مقرر ہیں بغیر خاص ضرورت کے مساجد کو ادائیگی نماز کے علاوہ استعمال نہیں کیا جاتا۔

بقول "راقم الحروف" پارٹی کو ایک لطیفہ بھی پیش آیا فرماتے ہیں۔

"جب ہم مولوی روشن دین تنویر سے ملنے جا رہے تھے۔ تو راستہ میں ایک عجیب لطیفہ یہ پیش آیا کہ ایک کتے نے موٹر کا تعاقب کرنا شروع کر دیا۔ کبھی وہ موٹر کی دائیں طرف بھونکتا کبھی بائیں جانب آ جاتا اور بھیپھڑے کی پوری قوت سے عف عف کرتا۔ اس موقعہ پر مولانا محمد حنیف ندوی کی رگ ظرافت پھڑکی جو ہمیشہ ایسے مواقع کی منتظر رہتی ہے۔ اور تفنن کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتی۔ انہوں نے ان دو نوجوانوں کو مخاطب کر کے کہا۔ بھائی اس کتے کو یقین دلا دو کہ ہم میں نہ کوئی مولوی فاضل ہے۔ اور نہ مناظرہ کرنے کا خواہشمند۔"

(الاعتصام ۱۳ مئی ۱۹۵۵ء)

بے ادبی معاف معلوم نہیں پارٹی کو کتے کے بھونکنے پر اپنا جائزہ لینے کی کیوں ضرورت پڑ گئی تھی۔ ایک بات اور بھی ہے۔ "راقم الحروف" نے ایک فوجی ریٹائرڈ افسر کے لفظ "اکس میرسی" بمعنی تنہائی" پر بھی اعتراض کیا ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ وہ خود ایسی غلطیاں کرتے ہیں کہ شاید کوئی فوجی ریٹائرڈ افسر بھی نہ کرے۔ چنانچہ اسی مضمون میں فرماتے ہیں۔

"یہاں لوگوں کے اس پورے سلسلہ کا طول و عرض شاید دو میل سے زیادہ نہ ہوگا۔"

خدا جانے یہ طول و عرض کیا بلا ہے۔

بہر حال ہم پارٹی کے ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے قدم رنجہ فرمایا۔ گو اس امر کا سخت افسوس ہے کہ ملاقات نہ ہو سکی۔ خیر یار زندہ صحبت باقی

اسلامی نظام کا ایک بنیادی اصل

خلفاء کے فیصلے واجب الاطاعت ہیں

جماعت احمدیہ اس اسلامی اصل کے احیاء کے لئے قائم ہوئی ہے

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین

(گزشتہ سے پیوستہ)

جماعت احمدیہ اسلامی تعلیمات کے احیاء کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اس نے اپنی پچاس ساٹھ سالہ تاریخ میں اس اصل کو زندہ رکھا ہے۔ اور نبی اور اس کے خلفاء کے فیصلوں کو ہمیشہ واجب الاتباع ٹھہرایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی تھے۔ آپ پر ایمان لانے والے آپ کو خدا کا برگزیدہ مانتے تھے۔ اور آپ کی اتباع کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اس لئے جماعت کی بنیاد اسلامی نظام کی صحیح بنیاد پر استوار ہوئی ہے۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نئی شریعت اور نیا قانون نہ لائے تھے۔ مگر آپ خدا کے حکم کے مطابق نبی تھے۔ اور نبی خواہ تشریعی ہو خواہ غیر تشریعی بہر حال واجب الاطاعت ہوتا ہے۔ اس لئے ساری جماعت والہانہ اور عاشقانہ طور پر آپ کی اطاعت کرتی تھی۔ ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر جب جماعت نے حضرت خلیفۂ اول مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کی بیعت بطور خلیفۂ اول کی۔ تو جماعت نے اقرار کیا۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے تمام اراکین نے تحریر لکھی کہ حضرت خلیفۂ اول کا حکم ہمارے لئے اسی طرح واجب الاطاعت ہوگا۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے اپنے چھ سالہ عہد خلافت میں جن مسائل کو اپنے قول اور اپنے عمل سے جماعت کے ذہنوں میں راسخ فرمایا۔ ان میں سے ایک یہ مسئلہ بھی تھا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور خلیفہ کی اطاعت واجب اور فرض ہے جو شخص اس جادۂ صواب سے انحراف اختیار کرتا ہے۔ وہ ابلیس کا رنگ اختیار کرتا ہے۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے خطبات اور آپ کی تقریریں اخبارات سلسلہ میں شائع شدہ موجود ہیں۔ ان کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو مواد بعض دماغوں میں پک رہا تھا۔ آپ نے اس کے علاج کے لئے ہر موقعہ پر اس مسئلہ کو واضح فرما دیا۔ کہ خلیفہ واجب الاتباع ہوتا ہے۔

۱۹۱۴ء میں خلافت ثانیہ کے وقت وہ لوگ سامنے آ گئے۔ جو ۱۹۱۴ء تک اندر ہی اندر یہ کھچڑی پکا رہے تھے کہ خلیفہ اگر عام جماعت کے لئے واجب الاطاعت ہو تو ہو مگر کم از کم صدر انجمن احمدیہ کا مطاع نہ ہونا چاہئے۔ اس کے فیصلے صدر انجمن کے لئے تو واجب التعمیل نہ ہونے چاہئیں۔ جب ان لوگوں کی طرف سے جماعت کے سامنے یہ مسلک رکھا گیا۔ تو جماعت نے اسے فوراً پوری شدت کے ساتھ رد کر دیا۔ اور خلافت ثانیہ روز اول سے ہی اس اسلامی اصل پر قائم ہوئی ہے کہ خلیفہ واجب الاطاعت ہے۔ اور اس کے فیصلے ماننے ضروری ہیں۔ یہ اسلامی اصل اپنے ساتھ خلفاء کی محبت رکھتا ہے عقیدت پر مبنی ہے۔ اس لئے جاہل لوگ اس موقعہ پر "پیر پرستی" کا ناشائستہ الزام لگا کر بھی دلوں میں نفرت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بعض ناسمجھ لوگ موجودہ زمانہ کی "جمہوریت" کی رو میں بہ کر خلافت سے وابستگی کو محض آئینی اصطلاح تک محدود قرار دینا چاہتے ہیں۔ خلافت ثانیہ کا چالیس سالہ دور اسلام کے اسی اصل کو زندہ رکھنے میں گزرا ہے۔ اور جماعت نے مختلف فتنوں اور آزمائشوں کے باوجود اس اصل کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری اپنے فتنہ کے آغاز سے پہلے جب ابھی جماعت میں تھے۔ یہی بحث کیا کرتے تھے۔ کہ خلیفہ واجب الاطاعت ہے یا نہیں۔ ان دنوں الفضل میں میرا ایک مضمون ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے جواب میں شائع ہوا تھا جس میں میں نے لکھا تھا۔ کہ خلیفہ واجب الاطاعت ہوتا ہے۔ شیخ صاحب مجھے ملے اور کہنے لگے کہ آپ نے یہ اصطلاح کس طرح قائم کی ہے۔ یہ جدید اصطلاح ہے میں نے کہا کہ نہیں جدید نہیں ہے۔ یہ تو قرآن مجید کی آیت اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم میں بیان ہوئی ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری تحریر پیغام صلح میں خلیفہ کو "واجب الاطاعت لیڈر" قرار دیا ہے۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے اس کی تصدیق فرمائی ہے۔ اور اپنی خلافت کے سارے دور میں یہ بات مکرات و مرات بیان فرمائی ہے۔ کہ خلیفہ واجب الاطاعت ہوتا ہے۔ شیخ صاحب نے میرا جواب سن کر اس وقت بات بدل دی۔ مگر بعد کے واقعات نے بتلا دیا کہ دراصل انہیں اپنے فتنہ کے راستہ میں سب سے بڑی روک اسلام کا یہ اصل نظر آتا تھا۔ اور اگر وہ اسلام کے اس بنیادی اصل پر تبر چلانے کی کوشش نہ کرتے۔ تو انہیں جماعت سے محرومی نہ ہوتی میں بتا رہا ہوں کہ جماعت احمدیہ نے روز اول سے اس اصل کا احیاء اپنا فرض سمجھا ہے۔ کہ خلیفہ واجب الاطاعت ہے۔ غلط لوگ جماعت کو اس اصل سے برگشتہ کرنے کے لئے خلفاء کے فیصلہ جات میں غلطی کے احتمال کو پیش کرتے ہیں۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہئیے کہ یہ بات تو بہت دور تک جاتی ہے۔ اور پہلے بعض لوگ یہ طریق اختیار کر کے ٹھوکر کھا چکے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ خلفاء فیصلہ میں غلطی نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ ان کے فیصلوں کو ماننا اسلامی نظام کی بنیادی کڑی ہے۔ بے شک نبی اور خلیفہ میں فرق ہوتا ہے۔ مگر فیصلہ میں غلطی کا امکان تو نبی کے لئے مسلم ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ جب تک انسان نبوت اور خلافت کے مقام کو صحیح طور پر نہیں سمجھتا ہے۔ وہ فیصلہ میں غلطی کے امکان کی آڑ نہیں لے سکتا کیونکہ اگر خلیفہ فیصلہ میں غلطی کر سکتا۔

متروکہ جائداد کے متعلق سابقہ اعلان کی تشریح

دوکانات اور کارخانہ جات اس اعلان میں شامل نہیں

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ —

چند دن ہوئے میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت الفضل میں یہ اعلان کیا تھا کہ چونکہ قادیان کے متروکہ مکانوں کے متعلق معاوضہ یا بدل کا مطالبہ ہونے کی وجہ سے قادیان کے درویشوں کے حلقہ رہائش پر بالواسطہ یا بلاواسطہ اثر پڑ سکتا ہے۔ اس لئے کوئی دوست اپنے متروکہ مکان کے بدل کا مطالبہ نہ کریں۔ اس پر مختلف دوستوں کی طرف سے سوال کیا جا رہا ہے۔ کہ آیا یہ ارشاد صرف رہائشی مکانوں کے متعلق ہے۔ یا کہ دوکانات اور کارخانہ جات وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں؟ سو ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جہاں تک میں سمجھا ہوں۔ حضرت صاحب کا ارشاد صرف رہائشی مکانوں کے متعلق ہے۔ کیونکہ درویشوں کے حلقۂ رہائش پر صرف ایسے مکانات کا ہی اثر پڑ سکتا ہے۔ دوکانات یا کارخانہ جات وغیرہ اس اعلان کے نیچے نہیں آتے۔

ایک دوست نے یہ عجیب و غریب سوال بھی کیا ہے۔ کہ کیا رہائشی مکانوں کی تہ زمین کے متعلق بھی مطالبہ نہ کیا جائے؟ اس دوست اور اس خیال کے دوسرے دوستوں پر واضح ہونا چاہئے۔ کہ کسی مکان کے نیچے کی تہ زمین لازماً مکان ہی کا حصہ ہوتی ہے۔ اسے کسی صورت میں مکان سے علیحدہ شمار نہیں کیا جا سکتا۔ پس دوستوں کو اس معاملہ میں بہر حال صبر سے کام لینا چاہئے۔ ولعل اللّٰہ یحدث بعد ذالک امراً ونعم المولیٰ ونعم الوکیل

فقط خاکسار: مرزا بشیر احمد

ربوہ ۱۲/مئی ۱۹۵۵ء

درخواستِ دعا

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب آف لائل پور (ٹیلیفون) جو کہ نہایت قابل قدر تحقیقی مضامین الفضل میں سلسلہ کے دوسرے مسائل پر اکثر شائع ہوتے ہیں۔ عرصہ سے ان کو ... کی شکایت ہے جس کے چار آپریشن ہو چکے ہیں۔ اب پانچویں آپریشن کے لئے آپ نے گنگا رام ہسپتال لاہور میں داخلہ لیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ... دور فرمائے۔

ہے تو اور کون ہے۔ جو فیصلہ میں غلطی نہیں کر سکتا۔ کیا ایسا استدلال کرنے والے فیصلہ میں غلطی نہیں کر سکتے۔ اگر وہ بھی فیصلہ میں غلطی کر سکتے ہیں۔ تو پھر فیصلہ کس طرح ہو گا۔ صاف بات ہے۔ کہ الٰہی جماعت کی فریاد اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر ہوتی ہے۔ اور یہ بات وعدۂ الٰہی کے مطابق خلفاء کو حاصل ہے۔ جماعت کی اکثریت کو حاصل نہیں۔ اگر ان کے کسی فیصلہ میں انسان ہونے کی وجہ سے کوئی خامی بھی ہو گی۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدۂ نصرت کے ماتحت ان کی خامی کا ازالہ کر دے گا۔ اور اپنے سلسلہ کو بربادی سے بچائے گا۔ بہرحال افراد کے ایمان کی حفاظت اور جماعت کے نظام کی بقاء کے لئے ضروری ہے۔ کہ جماعت کے تمام افراد اس اسلامی اصل کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ کہ خلفاء کا مقام واجب الاطاعت وجودوں کا مقام ہے۔ اور ان کے فیصلوں کو ماننا لازمی ہے۔ اور محبت اور عقیدت کے تعلقات کو ان سے استوار رکھنا ایمان کی شگفتگی اور تازگی کا ذریعہ ہے۔ اور یہی راہ ہے جس سے انسان اللہ تعالیٰ کے قرب کو پاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"دوسرا طریق انزالِ رحمت کا ارسالِ مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہِ راست پر آ جائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ ...... دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ اور وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہو گا۔ یخلق اللہ ما یشاء۔" (سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

مبارک ہیں وہ جو اللہ تعالیٰ کے منشاء کو سمجھیں۔ اور اسلام کے اصولِ نظام کی پیروی کریں۔ اور نفسانی وسوسوں کا شکار نہ ہوں۔ بلکہ معرفت صحیحہ حاصل کر کے خلفاء کی اقتداء اور پیروی کر کے نجات حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ہماری جماعت پر یہ خاص فضل ہے۔ کہ اس نے ہمیں خلافت کے ذریعہ نظام وحدت میں پرو دیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ کہ ہم اس کے اس فضل کی حقیقی قدر کریں۔ اور اپنی کوتاہ بینی کے نتیجہ میں اس عظیم الشان نعمت سے محروم نہ ہو جائیں۔ آمین یا رب العالمین۔

لیلۃ القدر کا ظہور اور امام زمانہ کی شناخت

محمد اجمل شاہد

قرآن مجید کی سورہ قدر میں لیلۃ القدر کا ذکر آتا ہے۔ اور اس سے عام طور پر مفسرین نے وہ رات مراد لی ہے۔ جو رمضان کے آخری عشرہ میں آتی ہے۔ اور جس کے متعلق احادیث میں وضاحت سے ذکر موجود ہے۔ ظاہری اعتبار سے یہ معنی بھی درست ہیں۔ کیونکہ احادیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لیلۃ القدر کی برکات اور فیوض کا ذکر فرمایا ہے۔ اور مومنین کو اس کے حصول کی طرف توجہ دلائی ہے (حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا اس بارہ میں تفصیلی مضمون الفضل کی ۱۳ مئی کی اشاعت میں چھپ چکا ہے) لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے لیلۃ القدر کا جو مفہوم علاوہ ان معنوں کے جو قوم کے نزدیک مسلم ہیں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ لیلۃ القدر کا زمانہ کسی مجدد اور مامور کی بعثت سے پہلے کا وقت ہوتا ہے۔ جو کہ ایک تاریک رات سے مشابہ ہوتا ہے۔ اور دنیا ظہر الفساد فی البرّ والبحر کا نمونہ ہوتی ہے۔ اور صداقت کے افق تاریک بادلوں سے ڈھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ اپنے کسی فرستادہ کو ظاہر فرماتا ہے۔ تاکہ وہ اس تاریکی کو دور کر کے صداقت کو پھر روشن کر دے۔ اور پھر سے "طلوع فجر" ہو جائے چنانچہ حضورؑ اپنی کتاب شہادۃ القرآن میں فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ مسلمانوں کے ظاہری عقیدہ کے موافق لیلۃ القدر ایک متبرک رات کا نام ہے۔ مگر جس حقیقت پر خدا تعالیٰ نے مجھ کو مطلع کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ علاوہ ان معنوں کے جو مسلّم قوم ہیں۔ لیلۃ القدر وہ زمانہ بھی ہے۔ جب دنیا میں ظلمت پھیل جاتی ہے۔ اور ہر طرف تاریکی ہی تاریکی ہوتی ہے۔ تب وہ تاریکی بالطبع تقاضا کرتی ہے۔ کہ آسمان سے کوئی نور نازل ہو۔ سو خدا تعالیٰ اس وقت اپنے نورانی ملائکہ اور روح القدس کو زمین پر نازل کرتا ہے۔ ...... اور فرشتے ان تمام لوگوں سے تعلق پکڑتے ہیں۔ جو سعید اور رشید اور مستعد ہیں۔ اور ان کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں۔ اور نیک توفیقیں ان کے سامنے رکھتے ہیں۔ تب دنیا میں سلامتی اور سعادت کی راہیں پھیلتی ہیں۔ اور ایسا ہی ہوتا رہتا ہے۔ جب تک دین اپنے اس کمال کو پہنچ جائے۔ جو اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۱۲)

گویا لیلۃ القدر کا زمانہ جو کہ ایک ہزار سال سے بہتر ہے۔ ایک نہایت ہی قیمتی زمانہ ہوتا ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے کسی فرستادہ اور مامور کے نزول کی وجہ سے دنیا میں فرشتوں کا اور اس کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اور جس کو شناخت کرنے کی کوشش کرنا ہر انسان کا فرض ہوتا ہے۔ اور جو انسان اس بابرکت خیر سے محروم رہ جاتا ہے۔ وہ نہایت ہی بدقسمت انسان ہے۔ چنانچہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس مفہوم کو یوں بیان فرمایا ہے۔

من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔ یعنی جو شخص امام زمانہ کو نہیں پہچانتا۔ وہ جاہلیت اور نادانی کی موت مرتا ہے۔ کیونکہ امام وقت کا زمانہ روحانی فیوض کے انتشار اور دنیا سے ضلالت کی تاریکی کے دور ہونے کا ہوتا ہے۔ اور صداقت اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمکتی ہے۔ اور جو شخص اس صداقت کے آفتاب کو دیکھتے ہوئے بھی اس پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ یقیناً جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ لیکن جو شخص اپنی زندگی کی آخری گھڑیوں میں بھی اس وقت کو پا لیتا ہے۔ تو وہ ایک بہت بڑی نعمت کو حاصل کر لیتا ہے۔ گویا اس لحاظ سے ہزار مہینہ سے مراد انسانی زندگی کی طرف اشارہ ہے۔ جو کہ تراسی برس میں اپنی آخری گھڑیوں میں سے گزر رہی ہوتی ہے۔

ایک ہزار مہینہ سے مراد صدی کا آخری حصہ بھی ہے۔ کیونکہ تراسی برس کا وقت صدی کا سر ہی ہوتا ہے۔ تو اس لحاظ سے بھی وہ وقت مراد ہے۔ جبکہ امت محمدیہ میں کسی مجدد اور مامور کا نازل ہونا مقدر ہوتا ہے۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:۔

ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا

یعنی خدا تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو تجدید دین کے لئے مبعوث کرتا رہے گا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

"نبی کی وفات یا اس روحانی قائم مقام کی وفات کے بعد جب ہزار مہینہ جو بشری عمر کے دور کو قریب الاختتام کرنے والا اور انسانی حواس کو الوداع کی خبر دینے والا ہے۔ گذر جاتا ہے۔ تو یہ رات اپنا رنگ جمانے لگتی ہے۔ تب آسمانی کارروائی سے ایک یا کئی مصلحوں کی پوشیدہ طور پر تخم ریزی ہو جاتی ہے۔ جو نئی صدی کے سر پر ظاہر ہونے کے لئے اندر ہی اندر تیار ہوتے رہتے ہیں۔"

(فتح اسلام صفحہ ۲۱)

چنانچہ قرآن کریم کی سورہ قدر کی آیات اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق امت محمدیہ میں مجددین اور مصلحین کا سلسلہ گذشتہ تیرہ صدیوں میں جاری رہا اور اس زمانہ میں مسیح محمدی حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوئے۔ آپ کی بعثت سے قبل دنیائے اسلام پر ایک روحانی تاریکی طاری تھی جیسا کہ مسلمانوں کی اس حالتِ زار کا نقشہ مولانا حالی۔ علامہ اقبال اور دیگر خیر خواہانِ قوم نے کھینچا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے قول کے مطابق اس لیلۃ القدر کے زمانہ میں آپ کو نورِ ہدایت دیکر بھیجا۔ تا دنیا پھر سے روحانی روشنی حاصل کر سکے۔ اور دین اسلام کا غلبہ تمام ادیانِ باطلہ پر ہو جائے۔ آپ کے آنے کے ساتھ دنیا میں ایک روحانی انتشار ہوا۔ اور اکثر لوگوں نے آپ کو پہچان کر ہدایت کے نور سے اپنے تاریک دلوں کو روشن کیا۔ اور وہ امام وقت کو پہچان کر جاہلیت کی موت مرنے سے بچ گئے۔ لیکن اکثر وہ ہیں۔ کہ جنہوں نے خدا کے اس فرستادہ کو ابھی تک شناخت نہیں کیا۔

اب جبکہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ گذر رہا ہے۔ ہمیں لیلۃ القدر کی تلاش کے ساتھ اس بات کی دعا خاص طور پر کرنا چاہیئے۔ کہ ہمیں خدا تعالیٰ حقیقی طور پر اس خیر و برکت والے زمانہ کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس میں خدا تعالیٰ کا مسیح و مہدی! نازل ہوا۔ اور جس کی صداقت اب دلائل و براہین کے میدان میں بالکل روشن ہو چکی ہے۔ ہر سال رمضان المبارک کے ایام میں لیلۃ القدر اس بات کی یاد دلاتی ہے۔ کہ ہمیں اس زمانہ کو بھی پہچاننا چاہیئے۔ جو کہ ایک تاریک رات سے مشابہ ہے۔ اور جس کی بالطبع تاریکی کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا۔ وہ احباب جن کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہے۔ کہ انہوں نے اس نعمت کو پہچانا ہے۔ انہیں اس عشرہ میں خاص طور پر یہ دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمارے دوسرے بھائیوں کو بھی اس نورِ ہدایت سے حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ تاکہ وہ بھی اپنے زمانہ کے امام کو شناخت کر کے دین و دنیا میں سرخرو ہوں۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں درس قرآن کریم سے پورا فائدہ اٹھائیں

"لیلۃ القدر"

احادیث کے آئینہ میں

از مکرم ملک نذیر احمد صاحب ریاض پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ

اسلامی دنیا میں رمضان شریف کا تمام مہینہ ہی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے سال بھر کے طویل انتظار کے بعد یہ فیوض و برکات سے معمور دن ابھی آئے ہوتے ہیں۔ تو مومنین کے دلوں میں فرحت و مسرت کی لہر دوڑ جاتی ہے اور وہ اس کے پرخلوص استقبال کے لئے اپنے دیدہ و دل فرش راہ کئے ہر قسم کی تیاریوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ہر کہ و مہ کی نگاہیں رہ رہ کر آسمان کی پہنائیوں میں جذب ہو جاتی اور اس چاند کی تلاش میں سرگرداں نظر آتی ہیں۔ جس کی دید سے اس مبارک مہینہ کا آغاز ہوتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جبکہ دعائے سحرگاہی سے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرنے میں باقی تمام مہینوں سے یہ ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اسی میں مسلمانان عالم کا مکمل دستور العمل یعنی وہ "صحیفۂ فطرت" نازل ہوا۔ جس نے ہماری زندگیوں میں حیرت انگیز انقلاب برپا کر دیا

لیکن احادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس مہینہ کے آخری عشرہ کے بابرکت ایام خاص طور پر الٰہی رحمتوں کے نزول کے لئے مختص ہیں۔ آخر اس میں عظیم راز تو ہے کہ اللہ تعالےٰ نے "لیلۃ القدر" جیسی مہتم بالشان رات اس عشرہ میں رکھی اور پھر اس رات کو مسلسل مجاہدات شب بیداریوں سے پالینا اس میں عبادت کا لطف اٹھانا اور حضورِ قلب سے خدائے قدوس کے آستانہ پر سجدہ ریز رہنا اور اس کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی معافی چاہنا ایک ہزار ماہ عبادت کرنے سے بہتر اور افضل ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلعم آخری عشرہ میں خاص طور پر عبادت کے لئے اپنی کمر کس لیتے تھے۔ یعنی پورے عزم کے ساتھ عبادت کے لئے تیار ہو جاتے تھے، نفلی نمازوں اور ذکر الٰہی پر پورا زور صرف کر دیتے تھے۔ راتوں کو بہت زیادہ جاگتے۔ اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے تھے۔

(بخاری شریف)

چنانچہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی لیلۃ القدر میں خلوص نیت اور حضورِ قلب سے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے کھڑا ہو کر عبادت اور دعا میں گذارتا ہے۔ تو اسکے سابقہ تمام گناہ بخشے جاتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضؓ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر میں اس عظیم الشان رات (لیلۃ القدر) کو پانے کی سعادت حاصل کر لوں تو کیا دعا کروں آپ نے فرمایا۔ دعا کرو

"اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی"

یعنی اے میرے رب تو یقیناً گناہوں کا بخشنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس میرے گناہوں کو بھی بخش"

ابن ماجہ میں مرقوم ہے کہ حضرت رسول کریم صلعم نے فرمایا۔

تمہارے لئے رمضان کا مہینہ آیا ہے۔ اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس رات سے محروم رہا وہ گویا نیکیوں سے محروم رہا۔ (ابن ماجہ)

اس طرح حضور کا ارشاد ہے۔ کہ "لیلۃ القدر" کو رمضان کے تیسرے دہاکے کی طاق راتوں میں تلاش کرو (یعنی اکیسویں تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں)

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اکیسویں رات شب قدر ہے

حضرت ابی ابن کعبؓ سے مروی ہے اور وہ قسم کھا کر یہ کہتے تھے کہ میرے نزدیک "لیلۃ القدر" ستائیسویں رات ہے اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسکی خبر اس کی بعض مخصوص نشانیوں سے دی۔ جن کو ہم نے گنا اور یاد رکھا۔

چنانچہ حضرت زرؓ فرماتے ہیں کہ جب میں نے ابی ابن کعبؓ سے دریافت کیا کہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا کہ "لیلۃ القدر" ستائیسویں رات ہے تو انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اس رات کی صبح کو سورج جب چڑھتا ہے۔ تو اسکی شعائیں نہیں ہوتیں (یعنی آسمان ابر آلود رہتا ہے)

سو ہم نے اس کو یاد رکھا۔ خدا کی قسم ابن مسعود کو اس بات کا یقین کامل تھا کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔ لیکن انہوں نے اس امر سے لوگوں کو اس لئے آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھا کہ مبادا لوگ بقیہ راتوں میں عبادت ترک کر دیں۔

(ترمذی شریف)

ابن غلابہ سے روایت ہے کہ "لیلۃ القدر" آخری عشرہ میں پھرتی رہتی ہے

بخاری شریف میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم "لیلۃ القدر" کے متعلق صحابہ کو مطلع کرنے کے لئے تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ جس سے آپ کی توجہ بٹ گئی۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں "لیلۃ القدر" کے متعلق اطلاع دینے آیا تھا۔ لیکن دو آدمیوں کے جھگڑے نے میری توجہ اس طرف پھیر دی اور وہ رات میرے ذہن سے اتر گئی"۔

پس ان تمام ارشادات کا ماحصل یہ ہے کہ ہم رمضان المبارک کے بقیہ ایام میں بالعموم اور اس آخری عشرہ میں بالخصوص خدا کے حضور مجسم نیستی اور تذلل کی تصویر بن کر سجدہ ریز رہیں۔ اور اس شہنشاہ دو عالم کے آستانہ پر گر کر اپنے گناہوں کی معافی چاہتے رہیں اور آئندہ نیک اعمال بجا لانے کا عہد کر کے ان کے بجا لانے کی استقامت طلب کریں۔

اسلام کا اصل مقصد ان عبادات سے انسانی قلوب میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کرنا اور نیکیوں کے لئے تحریص دلانا ہے تاہم اسکے ہو کر اور اسی میں کھو کر اس گوہر مقصود کو پالیں۔ جو تخلیق انسانی کا مدعا ہے

لیلۃ القدر کے کسی خاص دن نشاندہی نہ کرنے سے یہ مقصد ہے۔ تاکہ جستجو اور تلاش کا جذبہ جو انسانی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے۔ وہ ضائع نہ ہو بلکہ بیدار رہے اور اسکے قوائے عملیہ مفلوج نہ ہونے پائیں اگر یقینی اور قطعی طور پر "لیلۃ القدر" کے متعلق نشاندہی کر دی جاتی۔ تو انسان کی سہولت پسند فطرت رمضان شریف کے آخری عشرہ کی بقیہ راتوں میں عبادات کو اس ذوق و شوق کے جذبہ کے ساتھ ہرگز بجا نہ لاتی اور وہ لطف حاصل نہ ہو سکتا جس طرح کہ اب اس کی تلاش میں آسکتا ہے کیونکہ کم از کم ہر طاق رات کے متعلق طبیعت میں یہ خلجان رہتا ہے کہ اگر میں اس کی کماحقہ عبادت نہ کر سکا تو ممکن ہے اس عظیم الشان ثواب سے محروم رہ جاؤں۔ جو الٰہی حکمت کے ماتحت اس رات کی عبادت میں مضمر ہے۔

پس ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ ان مبارک ایام سے فائدہ اٹھائیں اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے گناہوں کی تہ دل سے معافی کی التجائیں کریں۔ اور اپنے پیارے امام کی بہترین صحت اور بسلامت واپسی کے لئے حضورِ قلب کے ساتھ پرسوز دعاؤں میں لگ جائیں۔ یہاں تک کہ ہمیں محبوب حقیقی سے قبولیت کی نوید حاصل ہو۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے۔ اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

یاددہانی

نظارت ہذا کی طرف سے علاوہ انفرادی طور کے اخبار الفضل میں متعدد بار اعلان کر دیا جا چکا ہے کہ مبلغین اپنی سالانہ رپورٹ ہائے کارگذاری (از یکم مئی ۱۹۵۴ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۵ء) مئی ۱۹۵۵ء کے پہلے ہفتہ میں واضح اور خوشخط تیار کر کے بصیغہ رجسٹری نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ لیکن اس وقت تک بعض مبلغین کی طرف سے مطلوبہ رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں

لہٰذا

بذریعہ اعلان ہذا ان مبلغین کو جنہوں نے ابھی تک اپنی سالانہ رپورٹ نہیں بھجوائی۔ بطور یاد دہانی توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ فوراً مطلوبہ رپورٹ نظارت ہذا کو بھیجدیں۔

(نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

وقارِ عمل کیوں منائے جاتے ہیں؟

"ایسے کام اس غرض کے مد نظر کئے جائیں۔ کہ کسی خادم میں تکبر کا شائبہ باقی نہ رہے۔ اور اس کا نفس مر جائے اور وہ اللہ تعالےٰ کے لئے ہر کام کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔"

(فرمودہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

ماخوذ از رسالہ پروگرام (مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دور اوّل کے سابقون الاولون کا نہایت شاندار مستقبل

بفضل خدا تحریک جدید کے مجاہدین کے لئے نہایت شاندار اور عالی شان مستقبل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ الجلسہ سالانہ ۱۹۴۳ء میں فرماتے ہیں :-

" تحریک جدید کے چندے سے تبلیغ کے لئے ایک مستقل انتظام کیا جائے گا ۔

اور یہ صدقہ جاریہ کے طور پر ہوگا "

" اس چندے میں حصہ لینے والوں کے متعلق میرا ارادہ ہے کہ ان کی فہرستیں بنائی جائیں "

(۱) " ایک وہ جنہوں نے دس سال تک " (یاد رہے کہ دس سال تک کی شرط پانچویں سال میں فرمائی تھی اور پھر دس سال پورے ہونے پر اسے انیس سال تک ممتد کر دیا گیا اور اب اسی فیصلہ کے مطابق انیس سالہ فہرست بن رہی ہے جس میں انیس سال پورے ادا کرنے والوں کے نام لکھے جا رہے ہیں اگر آپ کا بقایا ہے تو آپ ۳۱ مئی تک ادا کر کے اپنا نام درج فہرست کرا لیں (وکیل المال)

" قاعدہ کے مطابق چندہ دیا " (قاعدہ یہ کہ پہلے تین سال میں تو ہر سال اضافہ ہو۔ پھر چوتھے سال پہلے سال کے برابر دیکر دسویں سال تک اضافہ کیا ہو اور بعد ازاں گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر دے کر انیسویں سال تک متواتر اضافہ کیا ہو یا گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر اور بارھویں سال میں آٹھویں سال کے برابر۔ علیٰ ہذا القیاس انیسویں سال میں پہلے سال کے برابر دیا ہو یا اب بقایا دار اس طریق کے مطابق ادا کریں تو نام فہرست میں آجاتا ہے (وکیل المال)

(۲) " دوسرے وہ جنہوں نے دس سال تک ہر سال پہلے سے بڑھ کر چندہ دیا " (لیکن اب انیسویں سال تک ہر سال اضافہ سے دیا جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور دوسرے بزرگان دین پہلے سے انیسویں سال تک اضافہ کرتے رہے ہیں۔ وکیل المال)

اس ۱۹۳۸ء کے ارشاد کے بعد پھر فرمایا :-

" چونکہ تحریک جدید میں چندہ دینے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں اس لئے ان کی قربانی کی یادگار قائم رکھنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا جائے گا "

(۱) " ان فہرستوں کو ایک جگہ جمع کر کے اور ساتھ تحریک جدید کی مختصر سی تاریخ لکھ کر چھاپ دیا جاتا ہے گا اور دفتر تحریک جدید تمام احمدیہ لائبریریوں میں یہ کتاب مفت بھیجے گا "

(۲) " جب دس سال ختم ہو جائیں گے تو اس فنڈ کی آمد کا ایک معمولی حصہ چندہ دینے والوں کی طرف سے صدقہ کے طور پر سالانہ غرباء میں خرچ کیا جائے گا "

(۳) " مرکز میں ایک اہم لائبریری قائم کی جائے گی اور اس کے ہال میں ان تمام لوگوں کے نام لکھ دیئے جائیں گے "

(۴) " دس سال تک (اب انیس سال تک) ہر سال پہلے سال سے زیادہ چندہ دینے والوں کے متعلق ایک اور تجویز بھی ہے۔ مگر ابھی میں اس کا ذکر کرنا نہیں چاہتا "

(۵) حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان ارشادات کے ماتحت انیس سالہ فہرست ایک کتاب کی صورت میں شائع کرنے کے لئے تیار ہو رہی ہے اور اس میں ان سابقون الاولون کے نام لکھے جا رہے ہیں جو انیس سال پورا ادا کر چکے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ

" میرا ارادہ ہے کہ انیس سال کے اختتام پر ایک رسالہ شائع کیا جائے اور اس میں ان سب کے نام لکھے جائیں جنہوں نے اشاعت اسلام میں مدد دی۔ اور پھر وہ رقم بتائی جائے جو انہوں نے اس تحریک کے ماتحت اشاعت اسلام کے لئے دی " (خطبہ ۲۳ جنوری ۱۹۵۳ء)

اس اصل تعمیل میں ہر شخص کا سال اول سے سال انیس تک کا حساب سال بہ سال فہرست میں درج ہو رہا ہے۔ پس ہر مجاہد جس کے ذمہ کچھ نہ کچھ بقایا ہے وہ اس تھوڑے سے وقفہ میں ادا کر کے اپنا نام درج فہرست کرا لیں تا ان کا نام بوجہ ادائیگی بقایا فہرست میں آجائے بقایا ادا نہ کرنے کے سبب فہرست سے کٹ نہ جائے

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

پتہ مطلوب ہے

میرا لڑکا عزیز مرزا حنیف احمد بعمر قریباً ۲۵ سال معہ اہل و عیال ربوہ سے قریباً تین سال ہوئے تلاش روزگار کے لئے گیا تھا۔ مگر بعد میں آج تک اس کے متعلق یقینی طور پر کوئی علم نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں اور کس حال میں ہیں۔ اسی وجہ سے اس کی والدہ اور بھائی بہت متفکر ہیں۔

بذریعہ اخبار ہذا احمدی بھائیوں سے درخواست ہے کہ اگر کسی صاحب کو عزیز کے متعلق علم ہو تو خاکسار کو مطلع فرمائیں اور اگر عزیز خود یہ اخبار پڑھے تو اپنی خیریت اور مکمل پتہ سے اطلاع دے۔

مرزا شریف احمد مددگار کارکن دفتر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

حکومت سوڈان (افریقہ) وزارت تعلیم کے تحت ضرورت

حسب ذیل ملازمتیں سہ سالہ کنٹریکٹ پر

(۱) سیکنڈری سکول ماسٹرس :- تنخواہ ۱۰۷۵/۰ تا ۱۶۷۵/۰ مصری پونڈ سالانہ۔ ابتدائی تنخواہ حسب لیاقت و عمر و تجربہ۔ ریذیڈنٹ الاؤنس ۵۰/۰ مصری پونڈ۔ گرانی الاؤنس علاوہ۔ تقرری پر سفر سرکاری خرچ پر۔ شرائط۔ آرٹس یا سائنس گریجوایٹ۔ پڑھانے کا تجربہ۔ سرٹیفکیٹ ان ایجوکیشن۔ کھیلوں میں دلچسپی۔ انگریزی یا عربی لکھنے پڑھنے اور بولنے کی مہارت حسب ضرورت برائے سرانجام دہی فرائض منصبی۔

(۲) خرطوم ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے محکمہ جات بلڈنگ و انجینئرنگ و کامرس کے لئے لیکچررس و اسسٹنٹ لیکچررس :- تنخواہ ۱۰۷۵/۰ تا ۱۶۷۵/۰ مصری پونڈ سالانہ۔ ابتدائی تنخواہ حسب لیاقت و عمر و تجربہ۔ ریذیڈنٹ الاؤنس ۵۰/۰ مصری پونڈ۔ گرانی الاؤنس علاوہ بصورت تقرری سفر خرچ سرکاری شرائط۔ بصورت بلڈنگ و انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سول یا میکینیکل انجینئرنگ کی ڈگری پڑھانے کے تجربہ کو ترجیح۔ بصورت کامرس ڈیپارٹمنٹ اکنامکس یا کامرس کی ڈگری یا مساوی قابلیت اکاؤنٹنسی عربی یا انگریزی لکھنے پڑھنے اور بولنے کی مہارت حسب ضرورت برائے سرانجام دہی فرائض منصبی۔

(۳) خرطوم ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے محکمہ جات انجینئرنگ بلڈنگ و آرٹس اینڈ کرافٹس کیلئے حسب ذیل ٹریڈز میں اسسٹنٹ :-

(A) Fitting (B) Machinist Turner
(C) Motor vehicle maintenance
(D) Blacksmithing لوہارا
(E) Welding ویلڈنگ (F) Carpentry & Jointery
(G) Bricklaying اینٹیں بنانا (H) Painting & Decorating پینٹنگ و آرائش
(S) Printing (Typography & Process work)

کامیاب امیدواران ورکشاپ میں عملی کام کرائیں گے۔ اور بشرط ضرورت کلاس جماعت میں بھی تعلیم دیں گے۔ تنخواہ ۸۰۰ تا ۱۳۵۰ مصری پونڈ سالانہ ابتدائی تنخواہ حسب لیاقت و عمر و تجربہ ریذیڈنٹ الاؤنس ۵۰ مصری پونڈ۔ گرانی الاؤنس علاوہ

شرائط مکمل اپرنٹس شپ۔ فائنل ٹیکنیکل سرٹیفکیٹ اینڈ گلڈز عمر کم از کم ۲۵ سال پڑھانے کا تجربہ موجب ترجیح۔ عربی یا انگریزی لکھنے پڑھنے اور بولنے کی مہارت حسب ضرورت برائے سرانجام دہی فرائض منصبی

درخواستیں ۲۵/۵/۵۵ تک بنام

Sudan Agent in Cairo through Pakistan Govt, through Pakistan Embassy (ڈان ۲/۵/۵۵)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) چند پریشانیوں میں مبتلا ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری پریشانیوں کو دور فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین
اقبال محمد خان - لاہور

(۲) امسال بھائی جان نے سیکنڈ ایئر کا امتحان دیا ہے اور میرے بعض دوستوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہے ان سب کی کامیابی کیلئے اور محترمہ والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے (مبارک احمد شاہ لنگے ضلع گجرات)

(۳) خاکسار عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ رمضان المبارک میں احباب اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ میری مدد فرمائے۔ آمین (عطاء الٰہی لاہور)

(۴) مجھے بعض مشکلات درپیش ہیں۔ صحابہ کرام سے عرض ہے کہ وہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ میرا حامی و ناصر ہو اور ان مصائب کو دور کرے۔ (محمد شفیع)

(۵) میں نے امسال ایف ایس سی کا امتحان دیا ہے۔ میرے چھوٹے بھائی نے میٹرک کا امتحان دیا ہے اور میرے دوسرے بھائی سیکنڈ ایئر ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان دے رہے ہیں۔ ہم سب کی امتحان میں کامیابی کیلئے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (فضل احمد افضل رائپور)

(۶) اہلیہ صاحبہ ماسٹر غلام محمد صاحب نصیر مدرسوی بوجہ لقوہ بیمار ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (پیر محمد اختر ڈرائیور اشتہار سکھر آباد اسسٹنٹ سندھ)

چنیوٹ کے قریب مسافر لاری درخت سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگئی

تین مسافر ہلاک اور ۲۹ شدید زخمی تیز رفتاری کے مقابلے کا خطرناک انجام

لائل پور ۱۶ ارمئی۔ لائل پور سرگودھا روڈ پر کل قبل دوپہر اکتیس مسافروں سے بھری ہوئی ایک لاری درخت سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگئی۔ تین مسافر (ایک مرد۔ ایک بچہ اور ایک خاتون) ہلاک ہوگئے ہیں۔ باقی تمام مسافروں کو چوٹیں آئیں۔ جن میں سے گیارہ کو طبی امداد کے لئے چنیوٹ اور سولہ زخمیوں کو لائل پور پہنچایا گیا ہے۔ سول ہسپتال لائل پور میں ایک مسافر کی حالت مخدوش ہے۔ اس کے ورثار کا پتہ نہیں چل سکا۔ زخمی ہونے والوں میں محکمہ بجلی کے دو سب ڈویژنل آفیسر بھی شامل ہیں۔ ہمالیہ ٹرانسپورٹ سروس کی بس نمبر ۱۴۳۱ لائل پور سے صبح سات بجے سرگودھا روانہ ہوئی۔ ڈرائیور اور کلینر کے علاوہ اس میں ۳۱ مسافر تھے۔ چنیوٹ سے آٹھ میل ادھر بدقسمت بس کا نصرت ٹرانسپورٹ سروس کی ایک مسافر لاری سے رفتار کا مقابلہ شروع ہوگیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ ایک ٹرک بھی چنیوٹ کی جانب جارہا تھا۔ مقابلہ کے دوران دونوں مسافر لاریاں اور ٹرک سڑک پر بیک وقت کافی تیز رفتار سے دوڑنے لگے۔ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی اس مہلک دوڑ میں ہمالیہ ٹرانسپورٹ کی لاری قابو سے باہر ہوگئی۔ اور کیکر کے درخت سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگئی۔ اس خوفناک حادثہ میں ایک بچہ۔ ایک خاتون اور ایک مرد مسافر ہلاک ہوگئے۔ زخمیوں میں سے گیارہ کو چنیوٹ کے سول ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ ایک آسودہ حال زخمی مسافر کو اس کے ورثار کار پر چنیوٹ لے گئے۔ سولہ مجروحین کو لائل پور کے سول ہسپتال میں لایا گیا۔ جن میں سے ایک کی حالت تشویشناک ہے۔ یہ مسافر تصادم کے بعد سے اب تک بے ہوش ہے۔ اس لئے اس کے ورثار کا پتہ معلوم نہیں ہوسکا۔ ان مجروحین میں جو سول ہسپتال لائل پور میں زیر علاج ہیں ایک ڈیڑھ سالہ بچی زاہدہ پروین کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔

غیر جانبدار ملک اور ایٹمی ہتھیار

بون ۱۶ ارمئی۔ سوئٹزرلینڈ کا نفیڈریشن کے صدر نے کہا ہے۔ کہ غیر جانبدار ملک ایٹمی ہتھیاروں پر پابندیاں عائد کرنے میں کافی مدد دے سکتے ہیں۔ بنڈونگ کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ کانفرنس علاقائی اور نسلی مسائل کے متعلق بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اور یہ سمجھنا غلط ہے۔ کہ چونکہ یورپی ملکوں کو شرکت کی دعوت نہیں دی گئی۔ اس لئے اس کا مطلب یورپ کا زوال ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ ایشیائی افریقی کانفرنس نوآبادیاتی نظام کے خاتمہ کی علامت ہے۔

بھارتی فوج کے نئے کمانڈر

نئی دہلی ۱۵ ارمئی۔ بھارت کی بری فوج کے نئے کمانڈر انچیف جنرل ایس ایم سری نگیش نے کل جنرل راجندر سنگھ جی سے اپنے نئے عہدے کا چارج لے لیا۔ حال ہی میں کمانڈر انچیف کا عہدہ "آرمی چیف آف سٹاف" میں بدل دیا گیا ہے۔ جنرل سری نگیش نے ۱۹۴۸ء میں مقبوضہ کشمیر میں لڑنے والی بھارتی فوجوں کی کمان کی تھی۔

دو ہندوستانی سمگلر ہلاک

لاہور ۱۶ ارمئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ تھانہ برکی کے علاقہ میں بارڈر پولیس اور ہندوستانی سمگلروں میں ایک جھڑپ ہوگئی۔ جس میں دو ہندوستانی سمگلر ہلاک ہوگئے۔ اور ان کے ساتھی سامان چھوڑ کر ہندوستان کی طرف واپس چلے گئے۔ یہ سمگلر موضع کھڑک اور موضع سانکے کے قریب پاکستانی سرحد عبور کرنے کی کوشش کررہے تھے۔

تونسی وزراء کا عزم پیرس

تونس ۱۶ ارمئی۔ تونس کی داخلی خود مختاری کے متعلق حکومت فرانس سے بات چیت کے لئے تین تونسی وزیر کل پیرس روانہ ہوئے ہیں۔ جہاں وہ معاہدے کو مکمل کرنے کے لئے ضمنی متن تیار کریں گے۔ تونس کی داخلی خود مختاری کے معاہدہ پر گذشتہ ماہ پیرس میں دستخط ہوئے تھے۔ ۳۰ رمئی تک معاہدہ مکمل ہو جانا چاہیئے۔

حبیب بورقیبہ ۲۵ رمئی کو تونس جائیں گے

تونس ۱۶ ارمئی۔ تونس کی نو دستور پارٹی کے صدر حبیب بورقیبہ نے انکشاف کیا ہے۔ کہ وہ ۲۵ رمئی کو تونس واپس آئیں گے۔ آپ نے واپسی کا پروگرام اس لئے ملتوی کردیا ہے۔ تاکہ تونس کی داخلی خود مختاری کے متعلق آخری بات چیت کے وقت پیرس میں موجود رہیں۔

شہزادہ مسعد کی ظاہر شاہ اور داؤد خاں سے ملاقاتیں

کراچی اور کابل میں مقیم عراقی سفیروں کو ضروری ہدایات

کابل ۱۷ ارمئی۔ شاہ سعود کے چچا شہزادہ مسعد بن عبدالرحمن نے جو پاکستان اور افغانستان میں مصالحت کرانے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں کل شاہ افغانستان سے دوبار ملاقات کی۔ آپ نے وزیر اعظم سردار داؤد خاں سے بھی ملاقات کی۔

پہلی ملاقات میں شہزادہ مسعد نے ظاہر شاہ کو شاہ سعود کا ایک ذاتی خط دیا۔ رات کو شہزادہ مسعد کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دعوت دی گئی جس میں حکمران خاندان کے افراد کے علاوہ ان تمام اسلامی ملکوں کے سفیروں نے بھی شرکت کی جنہوں نے دونوں ملکوں میں کشیدگی دور کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

دریں اثنا بغداد کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ عراق کے وزیر خارجہ مسٹر برہان الدین نے کراچی اور کابل میں مقیم عراقی سفیروں سید عبدالقادر الگیلانی اور مسٹر ابراہیم الراعی کو ہدایت کی ہے کہ وہ پاکستان اور افغانستان کے دوستانہ تعلقات بحال کرنے اور موجودہ تعطل دور کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ آپ نے بتایا کہ حکومت عراق کی یہ کوشش ہے کہ دو اسلامی اور ہمسایہ ملکوں میں پھر سے دوستانہ تعلقات قائم ہو جائیں۔

روس نے چار طاقتی کانفرنس کی دعوت قبول کرلی

وی آنا ۱۷ ارمئی۔ روس نے چار بڑے سربراہوں کی کانفرنس کے متعلق تین مغربی طاقتوں کی دعوت منظور کرلی ہے۔ کل رات یہاں چار وزرائے خارجہ کے اجلاس میں کانفرنس کے اصولوں اور مقاصد کے بارے میں سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ اب صرف کانفرنس کے انعقاد کی تاریخ اور مقام کا فیصلہ ہونا باقی ہے۔

مغربی ممالک نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ کانفرنس سوئٹزرلینڈ میں ہو۔ ادھر روسی وزیر خارجہ مسٹر مالوٹوف نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ امریکہ برطانیہ فرانس اور روس کے سربراہوں کی کانفرنس وی آنا میں ہو۔ مغربی وزرائے خارجہ نے یہ تجویز رد کردی ہے یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کی اطلاع کے مطابق کانفرنس کے انعقاد کی تاریخ اور مقام کا فیصلہ کرنے کے لئے چار بڑے ملکوں کے سربراہوں یا ان کے نمائندوں کا اجلاس جون میں سان فرانسسکو میں ہوگا جبکہ اقوام متحدہ کے قیام کی دسویں سالگرہ منائی جائے گی۔

قوموں کے اخلاقی احیار کی کوششیں

کوپن ہیگن ۱۷ ارمئی۔ ڈنمارک کے وزیر اعظم اور "تحریک احیاء اخلاق" کے ایک سرگرم رکن مسٹر اول بجورن کرافٹ نے بتایا ہے کہ یورپ اور مشرق وسطے کے سیاستدانوں پر مشتمل ایک وفد عنقریب ایک عالمی دورے پر روانہ ہوگا۔ یہ وفد امریکہ ایشیاء اور عالم اسلام کے ارباب سیاست سے بات چیت کرے گا اور قومی "اخلاقی تعمیر" اصلاح کے لئے سعی و جدوجہد کرے گا۔ مسٹر کرافٹ نے کل یہاں سکنڈے نیویا کے پانچ ہزار اشخاص کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے "تحریک احیاء اخلاق" کی سرگرمیوں اور اغراض مقاصد کا جائزہ بھی لیا آپ نے اجتماع میں شاہ ایران اور وزیر اعظم جاپان کے پیغامات بھی پڑھ کر سنائے۔

آتشزدگی سے دس ہزار روپے کا نقصان

سیالکوٹ ۱۶ ارمئی۔ سیالکوٹ شہر میں کشمیری محلہ کے ایک مکان میں آگ لگ گئی۔ نقصان کا اندازہ دس ہزار روپے کا ہے۔

(ص) لڑائی میں اینٹیں اور لوہے کی سلاخیں استعمال کی گئیں۔

شیخوپورہ کے قریب بس اور ٹرک کی ٹکر

شیخوپورہ ۱۶ ارمئی۔ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سروس کی ایک بس جو پینتالیس مسافروں کو لے کر سرگودھا سے لاہور آرہی تھی شیخوپورہ کے قریب ایک ٹرک سے ٹکرا گئی۔ دونوں گاڑیوں کو نقصان پہنچا لیکن خوش قسمتی سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ یہ حادثہ لائل پور گوجرانوالہ موڑ سے کوئی دو فرلانگ کے فاصلہ پر ہوا۔

مشرقی بنگال سے بندروں کی برآمد

ڈھاکہ ۱۶ ارمئی۔ ڈھاکہ میں ریسس نسل کے بندروں کا ایک فارم قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جہاں کثیر تعداد میں ریسس نسل کے بندر پیدا کئے جائیں گے۔ ان بندروں سے بچوں کے فالج کا ٹیکہ تیار کیا جاتا ہے۔ اندازہ ہے کہ فالج کا ٹیکہ تیار کرنے کے لئے ہر سال ریسس نسل کے پندرہ لاکھ بندروں کی ضرورت پڑتی ہے مشرقی بنگال میں میمن سنگھ چاٹگام اور ڈھاکہ میں ریسس نسل کے بندر کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ ان بندروں کو پکڑنے اور انہیں برآمد کرنے کے لئے ایک سنڈیکیٹ بھی بنایا جائیگا۔

آمدنی کی تقسیم پر فساد

سیالکوٹ ۱۶ ارمئی۔ سیالکوٹ میں کل دربار امام صاحب کی آمدنی کی تقسیم پر متولیوں کی دو پارٹیوں میں فساد ہوگیا۔ جس کی وجہ سے تین اشخاص زخمی ہوگئے۔

مشرقی پنجاب میں اکالی رہنماؤں کی عام گرفتاری کا حکم دیدیا گیا

امرتسر میں پندرہ ہزار سکھوں کے جلسے میں پنجابی صوبہ کا مطالبہ

نئی دہلی ۱۷ رمئی۔ مشرقی پنجاب کی حکومت نے صوبہ کے اندر اور باہر اکالی رہنماؤں کی عام گرفتاری کا حکم دے دیا ہے۔ یہ حکم ماسٹر تارا سنگھ کے پنجابی صوبے کے نعرے کے جواب میں اٹھایا گیا ہے۔ یاد رہے کہ انہوں نے امرتسر میں مورچہ لگانے کی تحریک شروع کی تھی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت کا یہ اقدام غیر متوقع اور انتہائی شدید نوعیت کا ہے۔ اس سلسلے میں جو لوگ گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان میں اکالی پارٹی کے سینئر جنرل سکرٹری گیانی کرتار سنگھ کا نام نمایاں ہے۔ انہیں دہلی میں گرفتار کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اکالی رہنماؤں کی گرفتاری سیکورٹی ایکٹ کے تحت عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اب تک گرفتار ہونے والوں میں مشرقی پنجاب کے دو اکالی رہنما گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے دو سکرٹری اور ماسٹر تارا سنگھ کے ایک صاحبزادے شامل ہیں۔ اس اثنا میں لدھیانہ ہوشیارپور۔ امرتسر۔ انبالہ۔ فیروزپور۔ اور دہلی سے بھی گرفتاریوں کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔ امرتسر میں مورچہ لگانے پر بیس اکالیوں کو گرفتار کیا گیا۔ انہوں نے چار چار کے گروہوں میں اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ اس سے پہلے پندرہ ہزار سے زائد سکھوں کے ایک جلسہ میں پنجابی صوبہ کا مطالبہ کیا گیا۔ سیکورٹی ایکٹ کے تحت گرفتار ہونے والوں کی تعداد تیس تک پہنچ چکی ہے۔ اور مزید کی توقع ہے۔ تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ مزید اکتالیس اکالی قانونِ امتناعی نظر بندی کے تحت گرفتار کر لئے گئے۔ اکالی مورچہ کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ابھی تک دو سو سے زائد افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

پنجاب میں گیہوں کی فصل کا تخمینہ

لاہور ۱۷ رمئی۔ پنجاب میں گیہوں کی فصل کی بابت ۵۶-۱۹۵۵ء کے دوسرے اندازے کے مطابق فروری کے اختتام تک اس فصل کے زیر کاشت رقبہ کا تخمینہ ۴۲ لاکھ ۳ ہزار ایکڑ لگایا گیا ہے۔ گذشتہ سال کے اندازے اور اصل رقبہ کے مقابلے میں علی الترتیب ۸ اعشاریہ تین فی صدی اور تین اعشاریہ پانچ فی صدی زیادہ ہے۔ موسم سرما میں بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ فصل اور خاصکر غیر آبپاش رقبوں کی فصل کو نقصان پہنچا۔ حال ہی میں جو وسیع پیمانے پر بارش ہوئی ہے۔ اگرچہ یہ بہت دیر سے ہوئی ہے۔ تاہم اس سے فصل ربیع کو یقیناً فائدہ ہوا ہے۔ نیز مذکورہ فصل کو غیر متوقع اور طویل خشک سالی سے نقصان کا جو اندازہ لگایا گیا ہے۔ اس میں خاصی کمی ہو جائے گی۔

پاکستانی رضاکار حجاز جائیں گے

کوئٹہ ۱۷ رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ امسال مکہ معظمہ میں حاجیوں کی امداد کے لئے ایک رضاکارانہ مشن بھیجنے کی تجویز زیر غور ہے۔ اس مشن کے ہمراہ بہت سے ڈاکٹر اور سکاؤٹ بھی جائیں گے۔ توقع ہے۔ کہ مشن جون کے آخر تک حجاز پہنچ جائے گا۔ نیز بھارت سے بھی ایک ایسا ہی مشن امسال مکہ معظمہ جائے گا۔

ماسٹر تارا سنگھ کے خلاف مقدمہ کی سماعت ملتوی

امرتسر ۱۷ رمئی۔ ماسٹر تارا سنگھ اور ان کے تین ساتھیوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت پیر تک کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ کیونکہ ان کے وکیل نے درخواست کی تھی کہ ان کے مقدمہ کو کسی دوسری عدالت کے سپرد کر دیا جائے۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کو سردار رنجیت سنگھ۔ سردار بلبیر سنگھ اور سردار کالکا سنگھ کے ساتھ اب تک ضلع جیل میں منتقل کیا گیا۔ اکالی لیڈروں کے وکیل نے کہا۔ کہ ملزمان اپنے دفاع میں مجسٹریٹ کے نام سمن جاری کرائیں گے، کیونکہ وہ ان کی گرفتاری کے وقت موقع پر موجود تھا۔ اس لئے مقدمہ کو کسی دوسری عدالت میں منتقل کر دیا جائے

اسرائیل کے ساتھ تعلقات محدود کرو

برما، لنکا اور بھارت سے عرب لیگ کا مطالبہ

قاہرہ ۱۷ رمئی۔ عرب لیگ نے برما، لنکا اور بھارت سے کہا ہے۔ کہ وہ اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات محدود کر لے۔ عرب لیگ کے حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ بنڈونگ میں منعقدہ افریشائی کانفرنس کی منظور کردہ قراردادوں میں اسرائیل کی مذمت کی گئی تھی۔ کیونکہ مسئلہ فلسطین کے متعلق اسرائیل نے اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عملدر آمد نہیں کیا تھا۔ عرب لیگ نے فلپائن کے رویہ کی حمایت کی ہے۔

کابل حکومت نے شاہ سعود کے مشورے کی پابندی کرنے کا فیصلہ کر لیا

وزیر اعظم سردار داؤد خاں نے شہزادہ مسعد بن عبدالرحمن کو اپنے نقطہ نظر سے آگاہ کر دیا

پشاور ۱۷ رمئی پاکستان اور افغانستان کے درمیان جو کشیدگی پائی جاتی ہے اسے ختم کرنے کے لئے کابل حکومت نے شاہ سعود کے مشورے کی پابندی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے برعکس افغانستان کے وزیر خارجہ اور نائب وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مصالحت کی کوششوں کا نتیجہ خواہ کچھ نکلے افغانستان پختونستان کے مسئلہ سے کبھی دست بردار نہیں ہوگا۔

کابل ریڈیو نے یہ نشر کرتے ہوئے کہا کہ شاہ سعود کے مخلصانہ جذبات کا احترام کرتے ہوئے حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ ریڈیو نے وزیر اعظم سردار داؤد خاں کے حوالے سے نشری اعلان میں کہا کہ کابل حکومت شاہ سعود کی طرف سے انصاف پر مبنی جو تجویز پیش کی جائے گی اس کا خیر مقدم کرے گی۔

سردار داؤد خاں نے کل شہزادہ مسعد بن عبدالرحمن سے دو مرتبہ ملاقات کی۔ صبح کی ملاقات ایک گھنٹہ تک جاری رہی اور دوپہر کو وزیر اعظم نے شہزادہ کے اعزاز میں دعوت طعام دی۔ سردار داؤد خاں نے شہزادہ مسعد پر پاک افغانستان تنازع کے متعلق اپنا نقطہ نظر واضح کیا۔

شہزادہ مسعد کل بذریعہ طیارہ کراچی واپس پہنچ گئے ہیں۔ کوئٹہ میں افغانستان کے سابق قونصل نے کل قندھار میں کہا کہ پاکستان میں افغان قونصل خانوں اور تجارتی دفاتر کے بند کر دینے سے تحریک پختونستان کو مزید تقویت پہنچے گی۔

فرانس اور تونس کے مذاکرات

پیرس ۱۷ رمئی۔ فرانس اور تونس کی بات چیت جو ۲۲ اپریل کو معاہدہ ہونے کے بعد ملتوی ہو گئی تھی کل یہاں پھر شروع ہو گئی۔

دونوں وفدوں کو اس عمومی معاہدہ کے متن کے بارے میں اتفاق رائے کرنا ہے جس کے خاکہ کا پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہے اور انہیں صحت عامہ، ٹیلی کمیونیکیشن اور شہری ہوا بازی ایسے ٹیکنیکل مسائل کو طے کرنا ہے

نیو دستور پارٹی کے لیڈر حبیب بورقیبہ جو کل فرانس روانہ ہونے والے تھے ۲۵ مئی تک روانہ نہیں ہوں گے تاکہ وہ بات چیت کے آخری مراحل پر خود موجود رہ سکیں۔

فیڈرل کورٹ کی مکمل رپورٹ

لاہور ۱۷ مئی گورنر جنرل کے استصواب پر فیڈرل کورٹ نے جو رائے ظاہر کی تھی اس کی مکمل رپورٹ کل بذریعہ ہوائی جہاز کراچی بھیج دی گئی ہے یہ رپورٹ ۱۳۱ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کے اعلان کرنے کیلئے ایک غیر معمولی گزٹ جاری کیا گیا۔

درخواست دعا

مکرم حمید اختر صاحب کے متعلق اس سے پہلے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ اب ان کی صحت کے متعلق جو تازہ اطلاع آئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انہیں پہلے کی نسبت بہت آفاقہ ہے احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

پاکستانی وفد کی کولمبو میں مصروفیات

کولمبو ۱۷ مئی پاکستان کا جو تجارتی وفد یہاں آیا تھا آج اس نے لنکا کی وزارت خارجہ کے حکام سے بات چیت کی۔